اسلامی دنیا چوتھی صدی ہجری میں

(ایک سیاح کے مشاہدات)

ملک مشرق*

از

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق ایم اے استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی)

ملک کا افتتاح سیاح ان الفاظ میں کرتا ہے:- یہ تمام ملکوں سے زیادہ مہتم بالشان ملک ہے، یہاں اکابر و علما ہر ملک سے زیادہ ہیں، منافع، تجارت اور خوبیوں کا گہوارہ ہے، علم و ادب کا مستقر ہے، سلام کا محکم ستون اور اس کا سب سے بڑا قلعہ ہے۔ یہاں کا بادشاہ سارے بادشاہوں سے افضل ہے، یہاں کا لشکر سب لشکروں سے بہتر ہے، یہاں کے لوگ نہایت بہادر اور صائب الرائے ہیں، اس ملک کا نام بہت اونچا ہے اور یہاں دولت کی فراوانی ہے، یہاں کے باشندوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کو لکھا گیا تھا: "ان کا لباس خود و زرہ ہے، وہ سوکھا گوشت کھاتے ہیں اور برف پیتے ہیں۔" یہاں کثرت سے آباد و متمدن قصبے اور گاؤں ہیں، سرسبز باغ، گھنے گنجان درخت اور پانی سے پُر دریا ور نہریں ہر طرف موجود ہیں، قدرتی وسائل فراواں ہیں، مذہبی زندگی نقائص سے پاک ہے، نصاف کا جھنڈا ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں بلند ہے جو ہمیشہ فاتح اور کامران رہتی ہے اور جس کو خدا نے ہمیشہ کے لئے قایم کیا ہے۔ اس ملک میں فقیہوں کو بادشاہ کا درجہ حاصل ہے اور یہاں کے اماموں کی لیاقت اس پایہ کی ہے کہ دوسرے ملکوں پر حکومت کرتے ہیں منگولوں کے مقابلہ میں یہ ملک

---

* سیاح نے مشرق کا اطلاق ماوراء النہر اور خراسان پر کیا ہے۔ یہ سارا علاقہ سامانی سلاطین کے زیر نگیں تھا نہوں نے ۲۷۹ھ سے ۳۸۹ھ تک حکومت کی۔

ایک سدِ آہنی ہے اور غُز حملہ آوروں کے سامنے ایک مضبوط ڈھال، بازنطینی حکومت اس کی سطوت وصولت کا لوہا مان چکی ہے، مسلمان اس کی خوبیوں پر فخر کرتے ہیں، راسخ فی العلم فضلاء بڑی کثرت سے یہاں موجود ہیں اور ایک بڑی تعداد حاجیوں کی ہر سال حرمین جاتی ہے۔ ابوزید بلخی نے اپنی کتاب میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ خراسان، سجستان، ماوراء النہر۔ لیکن ہم نے اس کو دو علاقوں میں بانٹا ہے: ایک دریائے جیحون کا مشرقی علاقہ اور دوسرا مغربی، مشرقی علاقہ کو ہم نے علاقہ ہَیطَل کے نام سے یاد کیا ہے کیوں کہ سب سے پہلے ہَیطَل بن ہام بن سام بن نوح نے اس کو آباد کیا تھا اور مغربی حصّہ کو علاقہ خراسان کے نام سے تعبیر کیا ہے کیوں کہ ہَیطَل کے بھائی خراسان نے اس کو آباد کیا تھا[1]۔"

علاقہ ہَیطُل

سیاح نے اس علاقہ کو دس صوبوں میں تقسیم کیا ہے جن کے نام منگولی ترکستان کی طرف سے یہ ہیں: فرغانہ۔ اِسبیجاب۔ شاس۔ اُشرُوسَنہ۔ صُغد۔ بُخارا۔ ایلاق۔ کِشّ۔ نَسَف۔ صَغانیان۔

علاقہ ہیطل کا تعارف

"یہ علاقہ تمام ملکوں سے زیادہ زرخیز اور نفع بخش ہے، کسی دوسرے ملک میں لوگوں کو دین کی ایسی سمجھ بوجھ نہیں ہے اور نہ علم سے ایسی رغبت ہے، نہ دین نقائص سے ایسا پاک ہے، یہاں کے باشندے بہادری میں بے مثال ہیں، دشمن سے جہاد میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں، غازی بہادر، شہسوار ملک کے گوشہ گوشہ میں موجود ہیں، اور کوئی شہر رباطات یا چھاونیوں سے خالی نہیں ہے۔ کسی قوم کے دل کینہ اور بغض سے ایسے صاف نہیں ہیں اور نہ کوئی قوم نماز باجماعت کو

---

[1] مقدسی صفحہ ۲۶۰-۲۶۱

کو اتنا محبوب رکھتی ہے، اسلام یہاں سرسبز و شاداب ہے اور بادشاہ خوب طاقتور ہے، باشندے خوش حال و پاکباز ہیں، فیاض و مہمان نواز ہیں اور اہلِ عقل کی تعظیم کرتے ہیں، ملک میں امن و عافیت ہے، بقیہ ہار اپنے فن میں ماہر ہیں، مالدار اپنی دولت کی طرف سے مطمئن ہیں، پیشہ ور تک پڑھے لکھے ہوتے ہیں، غریب اپنا گذارہ بآسانی کر لیتے ہیں، شاذو نادر ہی یہاں قحط پڑتا ہے، ملک میں منبر شمار سے زیادہ ہیں، صغد جیسا جنت نظیر علاقہ، اور سمرقند و خجند جیسے دل کش اور شاندار شہر یہاں آباد ہیں، ملک میں علمی ادارے بہت ہیں، علم و ادب کے امام، تصوف اور فلسفہ کے مشائخ اور بڑے بڑے ذی اقتدار لوگ موجود ہیں، مدبر اور ارباب حکومت بیدار مغز ہیں، نہ یہاں کوئی بدعت نظر آتی ہے اور نہ ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جن سے لوگوں پر ظلم ہو، نفیس دھاتوں کی کانیں ملک میں موجود ہیں، انگور اور پھل خوب ہیں، غلاموں اور کنیزوں کی بہتات ہے، درس و تدریس کا سلسلہ دن رات جاری رہتا ہے، ادب اور حدیث نویسی سے لوگوں کو خاص دلچسپی ہے پانی ہلکا اور زود ہضم ہے۔ بایں ہمہ صفات یہاں برائیاں ظاہر ہونے لگی ہیں، سود خوری بڑھ رہی ہے اور ہر قسم کے مفسدہ پردازنہ پہنچنے لگے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی حالت بغداد جیسی یا اس سے بھی ابتر ہو جائے گی اور اسلام کا شاداب پودا کمہلا جائے گا۔ (مقدسی صفحہ ۲۶۱)

اہم شہر

۱۔ اَخسیکت:۔ یہ فرغانہ کا صدر مقام تھا، باغوں، مرغزاروں اور نہروں سے گھرا ہوا۔ شہر کے گرد فصیل تھی اور کئی نہریں بہت سے خوشنما حوضوں کو بھرتی ہوئی شہر سے ہو کر گذرتی تھیں فصیل کے باہر ایک دوسرا شہر تھا جو دس گیارہ میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا تھا۔ اس بیرونی شہر میں قہندز[۱] تھا

---

[۱] قُہندُز۔ کوہ انداز کا معرب ہے۔ قُہندُز اس قلعہ کو کہتے جو کسی علاقہ کے سب سے بڑے شہر کی فصیل میں واقع ہوتا اور جس میں حاکم کی رہائش گاہ اور سرکاری دفاتر ہوتے۔ ماوراء النہر اور خراسان کے تقریباً ہر بڑے شہر میں قُہندز ہوتا تھا چوں کہ ماوراء النہر اور خراسان ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کے اصلی وطن تھے، یہاں بھی اس قسم کے قلعے بنائے گئے۔ دہلی میں تغلق آباد کے قلعہ، پرانے قلعہ اور لال قلعہ پر قہندز کا اطلاق ہوتا ہے، کیوں کہ یہ سب شہر کے اندر تھے، اور

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ایک سدِ آہنی ہے اور غزّ حملہ آوروں کے سامنے ایک مضبوط ڈھال، بازنطینی حکومت اس کی سطوت وصولت کا لوہا مان چکی ہے، مسلمان اس کی خوبیوں پر فخر کرتے ہیں، راسخ فی العلم فضلاء بڑی کثرت سے یہاں موجود ہیں اور ایک بڑی تعداد حاجیوں کی ہر سال حرمین جاتی ہے۔ ابوزید بلخی نے اپنی کتاب میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ خراسان، رسجستان، ماوراء النہر۔ لیکن ہم نے اس کو دو علاقوں میں بانٹا ہے: ایک دریائے جیحون کا مشرقی علاقہ اور دوسرا مغربی، مشرقی علاقہ کو ہم نے علاقہ ہیطل کے نام سے یاد کیا ہے کیوں کہ سب سے پہلے ہیطل بن ہام بن سام بن نوح نے اس کو آباد کیا تھا اور مغربی حصہ کو علاقہ خراسان کے نام سے تعبیر کیا ہے کیوں کہ ہیطل کے بھائی خراسان نے اس کو آباد کیا تھا۔"[1]

علاقہ ہیطل

سیاح نے اس علاقہ کو دس صوبوں میں تقسیم کیا ہے جن کے نام منگولی ترکستان کی طرف سے یہ ہیں: فرغانہ۔ اسبیجاب۔ شاس۔ اُشروسنہ۔ صُغد بخارا۔ ایلاق۔ کش۔ نسف۔ صغانیان۔

علاقہ ہیطل کا تعارف

"یہ علاقہ تمام ملکوں سے زیادہ زرخیز اور نفع بخش ہے، کسی دوسرے ملک میں لوگوں کو دین کی ایسی سمجھ بوجھ نہیں ہے اور نہ علم سے ایسی رغبت ہے، نہ دین نقائص سے ایسا پاک ہے، یہاں کے باشندے بہادری میں بے مثال ہیں، دشمن سے جہاد میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں، غازی بہادر، شہسوار ملک کے گوشہ گوشہ میں موجود ہیں، اور کوئی شہر رباطات یا جہادی نیوں سے خالی نہیں ہے۔ کسی قوم کے دل کینہ اور بغض سے ایسے صاف نہیں ہیں اور نہ کوئی قوم نماز باجماعت کو

---

[1] مقدسی صفحہ ۲۶۰-۲۶۱

کو اتنا محبوب رکھتی ہے، اسلام یہاں سرسبز و شاداب ہے اور بادشاہ خوب طاقتور ہے، باشندے خوش حال و پاکباز ہیں، فیاض و مہمان نواز ہیں اور اہلِ عقل کی تعظیم کرتے ہیں، ملک میں امن و عافیت ہے، فقہاء اپنے فن میں ماہر ہیں، مالدار اپنی دولت کی طرف سے مطمئن ہیں، پیشہ ور تک پڑھے لکھے ہوتے ہیں، غریب اپنا گذارہ بآسانی کر لیتے ہیں، شاذ و نادر ہی یہاں قحط پڑتا ہے، ملک میں منبر شمار سے زیادہ ہیں، صغد جیسا جنت نظیر علاقہ، اور سمرقند و خجند جیسے دل کش اور شاندار شہر یہاں آباد ہیں، ملک میں علمی ادارے بہت ہیں، علم و ادب کے امام، تصوف اور فلسفہ کے مشائخ اور بڑے بڑے ذی اقتدار لوگ موجود ہیں، مدبر اور اربابِ حکومت بیدار مغز ہیں، نہ یہاں کوئی بدعت نظر آتی ہے اور نہ ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جن سے لوگوں پر ظلم ہو، نفیس دھاتوں کی کانیں ملک میں موجود ہیں، انگور اور پھل خوب ہیں، غلاموں اور کنیزوں کی بہتات ہے، درس و تدریس کا سلسلہ دن رات جاری رہتا ہے، ادب اور حدیث نویسی سے لوگوں کو خاص دلچسپی ہے پانی ہلکا اور زود ہضم ہے۔ بایں ہمہ صفات یہاں بُرائیاں ظاہر ہونے لگی ہیں، سود خوری بڑھ رہی ہے اور ہر قسم کے مفسدہ پرداز پہنچنے لگے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی حالت بغداد جیسی یا اس سے بھی بدتر ہو جائے گی اور اسلام کا شاداب پودا کمھلا جائے گا۔ (مقدسی صفحہ ۲۶۱)

اہم شہر

۱۔ اَخْسِیکَت:۔ یہ فرغانہ کا صدر مقام تھا، باغوں، مرغزاروں اور نہروں سے گھرا ہوا۔ شہر کے گرد فصیل تھی اور کئی نہریں بہت سے خوشنما حوضوں کو بھرتی ہوئی شہر سے ہو کر گذرتی تھیں فصیل کے باہر ایک دوسرا شہر تھا جو دس گیارہ میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا تھا۔ اس بیرونی شہر میں قہندز[1] تھا

---

[1] قہندز۔ کوہ انداز کا معرب ہے۔ قہندز اس قلعہ کو کہتے جو کسی علاقہ کے سب سے بڑے شہر کی فصیل میں واقع ہوتا اور جس میں حاکم کی رہائش گاہ اور سرکاری دفاتر ہوتے۔ ماوراء النہر اور خراسان کے تقریباً ہر بڑے شہر میں قہندز ہوتا تھا چونکہ ماوراء النہر و خراسان ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کے اصلی وطن تھے، یہاں بھی اس قسم کے قلعے بنائے گئے۔ دہلی میں تغلق آباد کے قلعہ، پرانے قلعہ اور لال قلعہ پر قہندز کا اطلاق ہوتا ہے، کیونکہ یہ سب شہر کے اندر تھے، اور

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

(حاکم کا قلعہ اور دفاتر) اور بازار تھے، جامع مسجد اور اکثر عمارتیں داخلی شہر میں تھیں۔ اَخسیکت نعمتوں سے مالا مال تھا، اشیاء سستی تھیں، مگر آب و ہوا ٹھنڈی تھی، باشندے اکھڑ اور بے باک تھے۔[۱]

۲۔ خُجندہ :۔ صوبہ فرغانہ کا دوسرا دلکش اور نزہت بخش شہر تھا جس کی نظیر آب و ہوا کی لطافت اور مناظر کی دل کشی میں سارے ہَیطَل میں نہ تھی۔ شہر کے وسط سے ایک نہر گذرتی تھی۔ شاعر اور ادیب اس کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔[۲]

۳۔ اُسبیجاب (معجم البلدان یاقوت۔ اسفیجاب) یہ صوبہ اُسبیجاب کا صدر مقام اور نہایت اہم شہر تھا۔ اس کی فصیل کے باہر ایک دوسرا شہر آباد تھا۔ یہاں تجارت کے بڑے بڑے گودام تھے اور بزازوں کا ایک مشہور بازار تھا۔ شہر کی فصیل میں چار دروازے تھے اور ہر دروازہ پر ایک رباط[۳] چھاؤنی تھی۔ ایک رباط کا نام رباط قراتکین تھا جہاں قراتکین نامی سردار نے ایک بازار وقف کیا تھا جس کی آمدنی ہر ماہ سات ہزار درہم تھی (تقریباً چار ہزار روپے)۔ اس روپے سے غریبوں کو کھانا دیا جاتا تھا۔ سیاح نے کچھ لوگوں سے سنا کہ رباطات کی تعداد ایک ہزار سات سو ہے۔ بہر حال یہ اہم سرحدی مقام تھا جہاں منگولی چھاپہ ماروں سے مقابلہ کے لئے ہر وقت فوج تیار رہتی تھی۔ بیرونی شہر کے گرد بھی فصیل تھی۔ اندرونی شہر میں ایک قہندز تھا جو ویران ہو چکا تھا۔ یہاں کے لوگ قحط سے ناواقف تھے۔ پھل اتنے زیادہ اور متنوع تھے کہ ان کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ نہایت نزہت بخش اور عمدہ شہر تھا۔ باشندوں سے کسی قسم کا خراج یا ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ زندگی بڑی پر لطف تھی مگر یہاں کے باشندے صاف دل ہونے کے باوجود خود پسند اور شوریدہ سر تھے، اپنے مذہب پر بہت اتراتے تھے، شہر

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہاں حاکم کی رہائش گاہ اور سرکاری دفاتر واقع تھے۔ بالعموم قہندز کسی مرتفع جگہ یا ٹیلے پر بنایا جاتا تھا۔ تاج العروس، معجم البلدان یاقوت۔ [۱] مقدسی ص ۲۷۱ [۲] مقدسی ص ۲۷۲

[۳] دشمن کی سرحد پر اُن چھاؤنیوں یا بیرکوں کو کہتے جہاں جہاد کے ذریعہ تقرب خدا حاصل کرنے والے رضاکاروں کی ایک جماعت رہتی تھی۔ یہ لوگ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے، حکومت کی طرف سے ان کو مفت راشن ملتا، اور گھوڑے تیار رکھے جاتے۔ خطرہ کے وقت یہ دشمن کا مقابلہ کرتے اور اپنے علاقہ کے مسلمانوں کی حفاظت کرتے۔ تاج العروس۔ مقریزی بیان رُبُط۔ غالباً چوتھی صدی ہجری میں رباط کا اطلاق صوفی خانقاہوں، لنگر خانوں اور مسافر خانوں پر بھی ہونے لگا۔ سیاح نے اس لفظ کا زیادہ تر استعمال اصلی معنی میں کیا ہے

کے مقابلہ میں دیہات کے لوگ بہتر تھے، شہر کے لوگ درندوں کی طرح بے رحم تھے، اور گاؤں کے لوگ بکری کی طرح مسکین [1]

[اس شہر اور صوبہ کی خوبیوں اور پھر تباہی کے بارے میں معجم البلدان کا مصنف یاقوت رقم طراز ہے :- اسفیجاب ماوراء النہر کے ممتاز ترین شہروں میں تھا اور ترکستان کی حدود میں واقع تھا، اس کے زیر عمل ایک بڑا علاقہ اور بہت سے گاؤں تھے جو شہروں کی شان رکھتے تھے - یہ دنیا کے ان شہروں میں تھا جن کو خدا نے نہایت سرسبز و شاداب، نزہت بخش اور آباد بنایا ہے - جس کی زمین نہایت زرخیز ہے، جس میں باغوں اور مرغزاروں کی کثرت ہے، جہاں دریا اور نہریں رواں ہیں اور جہاں گلستان اور چمنستان قدم قدم پر ہیں - سوائے اسفیجاب کے ماوراء النہر یا خراسان میں کوئی ایسا شہر نہ تھا جس میں باشندوں سے خراج یا ٹیکس نہ لیا جاتا ہو، یہ ایک بڑا سرحدی مقام تھا اور اس کے باشندوں کو خراج سے اس لئے معاف کر دیا گیا تھا کہ وہ خراج کی رقم سے ہتھیار اور شہر میں قیام کی دیگر ضروریات مہیا کر سکیں، آبادی، زرخیزی، دلکشی اور شادابی میں یہی حال ان شہروں کا تھا جو اس کے آس پاس تھے جیسے طراز، صبران، ساغیت اور فاراب بہت زمانہ نہیں گذرا تھا کہ اس حسین صوبہ کو حوادث کے طوفانوں نے تہ و بالا کر دیا، پہلی تباہی خوارزم شاہ محمد بن تکش بن الپ ارسلان کے ہاتھوں آئی، اس نے ملوک الخانیہ کو تباہ کر کے ماوراء النہر کے ملک پر قبضہ کیا، یہ سلاطین مل کر اس ملک کے مختلف حصوں اور سرحدوں کو محفوظ و منضبط کئے ہوئے تھے، جب وہ سب تباہ کر دئے گئے تو ملک جو نہایت وسیع تھا اور جس کی سرحدیں ترکمانوں اور غزوں کے حملوں کی زد میں تھیں، اس کے قابو سے باہر ہو گیا اور وہ اس کی حفاظت و تنظیم نہ کر سکا تب اس نے اپنے ہاتھوں سے سرحدی شہروں کو غارت کر دیا اور اپنے لشکر سے لٹوا دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے باشندے جلا وطن ہو گئے اور سب کچھ چھوڑ کر نکل پڑے اور حال یہ تھا کہ ان کی گردنیں مڑی ہوئی تھیں اور حسرت و یاس سے وہ اپنے گھروں، کھیتوں اور باغوں کی طرف دیکھتے جا رہے تھے

---

[1] مقدسی ص ۲۷۲ - ۲۷۳

یہ باغ وچمن اور یہ مرغزار و منازل کس مپرسی کے عالم میں پڑے رہے، آنکھیں ان کو دیکھ کر روتی تھیں، دلوں میں ان کے نظارہ سے ہوک اُٹھتی تھی، محل کھنڈر ہو گئے، مکانات اُجڑ گئے اور ان رواں دواں نہروں کا سرچشمہ دریائے سیحون حیران و سرگشتہ ہر سمت بہ نکلا، نہ اس کو استعمال کرنے والا کوئی تھا نہ ضبط میں لانے والا۔ اس کے بعد سنہ ۶۱۶ ہجری میں دوسری تباہی آئی جس کی نظیر جب سے زمین و آسمان بنے، اس عالم میں نہیں ملتی اور یہ تاتاریوں کی اس ملک میں یورش تھی، جب وہ چین سے آئے۔ خدا کبھی ان کا ساتھ نہ دے۔ تو انھوں نے اس ملک میں جو تھوڑی بہت آبادی تھی۔ اس کو بھی فنا کے گھاٹ اُتار دیا جیسا کہ انھوں نے دوسری قوموں کے ساتھ کیا تھا ان کی یورش کے بعد ان تباہ حال باغوں اور ان بلند محلوں میں ویرانوں اور گری ہوئی دیواروں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔[۱] ...]

۴۔ بنکث:۔ یہ وسیع و عریض شہر شاش کا صدر مقام تھا، یہاں کے مکان کشادہ تھے، کمتر ہی کوئی گھر ہو گا جس میں باغ، اصطبل اور انگور کی بیلیں نہ موجود ہوں۔ اس شہر میں خوبیاں اور بُرائیاں تقریباً مساوی تھیں۔ بہت سی سہولتوں کے ساتھ یہاں فتنہ و فساد کا دروازہ بھی کھلا تھا، بعض حصے خوب آباد تھے اور بعض اُجڑے ہوئے تھے، اگر ایک طرف اچھے شہری تھے تو دوسری طرف ڈکیتی اور راہزنی بھی ہوتی تھی، باشندے سنی تھے مگر نہایت متعصب، جو لوگ خود محفوظ اور طاقتور تھے وہ شوریدہ سر اور فوجی مطلب کے تھے، نیک لوگ بھلائی اور راستی کی طرف مائل تھے تو مفسد اعمالِ قبیحہ میں سرگرم تھے، لوگوں کو علم و ادب سے دلچسپی تھی مگر اپنے مذہب و مسلک پر پھولے نہیں سماتے تھے اور اختلاف رائے کے دشمن تھے، کمان سازی میں ماہر تھے مگر کمانوں کے سرے کمزور ہوتے تھے، خوبصورت تھے مگر سرد مہر، تیز فہم تھے مگر احمقوں کی بھی کمی نہ تھی، سخاوت کے ساتھ تند خو بھی تھے، سردی سخت پڑتی تھی، پھل وافر تھے، معاش کے وسائل محدود اور تنگ تھے مگر چیزیں سستی تھیں، شہر تین میل سے زیادہ لمبا اور اسی قدر چوڑا تھا، شہر کی فصیل سے باہر یکے بعد دیگرے ۲۰ اور شہر آباد تھے اور ہر ایک میں قلعہ اور فصیل تھی، اکثر بازار بیرونی شہروں

---

[۱] معجم البلدان، مصر ۱/ ۲۳۰-۲۳۱

میں تھے، اندرونی شہر میں قہندز (حاکم کا قلعہ اور دفاتر) اور جامع مسجد تھی۔[1]

۵۔ تونکث: ۔ صوبہ ایلاق کا صدر مقام اور بنکث سے رقبہ میں نصف تھا۔ شہر میں ایک قہندز تھا، شہر کی فصیل کے باہر ایک دوسرا شہر آباد تھا، کچھ بازار اندرونی شہر میں تھے کچھ بیرونی میں، شہر میں سے ہو کر ایک نہر بہتی تھی، جگہ پر لطف و خوش آیند تھی، ضرورت کی سب چیزیں مہیا تھیں۔[2]

۶۔ بونجکث (یاقوت۔ بنجیکت) : ۔ صوبہ اُشروسنہ کا صدر مقام اور اہم شہر تھا، اس کے باشندوں کی تعداد بہت تھی، شہر کو ہر طرف سے باغ گھیرے ہوئے تھے، مکانات خوش نما تھے یہ شاش کے شہروں سے ملتا جلتا تھا مگر یہاں کے باشندے شاش کی نسبت زیادہ صاف دل اور خوش زبان تھے، شہر کے اندر قہندز تھا اور اس کے دو دروازے تھے، شہر کی فصیل کے باہر ایک اور شہر آباد تھا جس میں داخل ہونے کے چار بڑے راستے تھے، شہر میں ہو کر چھ نہریں گذرتی تھیں، دریائے سیحون شہر کو چھوتا ہوا گذرتا تھا۔ باغوں، مرغزاروں اور کھیتوں نے شہر کو رشک فردوس بنا دیا تھا۔[3]

۷۔ سمرقند: ۔ یہ عظیم الشان شہر صوبہ صغد کا صدر مقام اور صوبہائے ہیطل کا دارالسلطنت تھا، بہت پرانا اور عمدہ شہر تھا، غلاموں کی بہت بڑی منڈی تھی، مکانات مٹی اور لکڑی سے بنے تھے، شہر میں ہر جگہ ایک گہری نہر کا پانی رواں دواں تھا، درخت اور باغ حدِ نظر تک تھے، تجارت کا بڑا زبردست مرکز تھا مشرق و مغرب سے سامانِ تجارت یہاں آتا تھا، شہر میں بڑے بڑے مالدار اور تاجر آباد تھے، عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے ذرائع وافر تھے، درس و تدریس کا خوب چرچا تھا، اور تمام رائج علوم کے فاضل موجود تھے، باشندے سُنی، اولوالعزم اور صاحب رائے تھے، گرمی کے موسم میں یہاں جنت کا لطف آتا تھا مگر جاڑے بہت سخت تھے، باشندے مردِ دہر تھے، پردیسیوں کے ساتھ مروت اور ہمدردی سے پیش نہ آتے تھے، مغرور، خود پسند اور ریاکار تھے، حاکموں

---

[1] مقدسی ص ۲۷۶ [2] مقدسی ص ۲۷۷ [3] ایضاً

سے بغاوت کرتے رہتے تھے، کنیزیں پاکباز ہوتی تھیں، مگر غلام بدچلن تھے، شہر دریائے صغد کے کنارہ قلعہ میں آباد تھا جس کے چار دروازے تھے، شہر کی فصیل کے باہر ایک دوسرا شہر آباد تھا جس کے آٹھ بڑے راستے تھے، شہر کا سب سے آباد و پررونق حصہ باب الطاق تھا، جامع مسجد اندرونی شہر میں قُہندز کے پاس تھی اور اکثر بازار بیرونی شہر میں تھے، شہر کے گرد ایک خندق تھی اور اس پر سے ہو کر سیسے کا ایک موٹا نل شہر میں جاتا تھا جس سے شہریوں کو پانی ملتا تھا، اس کے ماتحت قصبے اور گاؤں متمدن و معمور تھے، اور سارا علاقہ شاداب باغوں، اور نہروں سے گل زار بنا ہوا تھا۔

۸۔ نُمو جکث (یاقوت۔ بُومجکث) یہ بخارا کا صدر مقام اور شاہ ہَیطَل (سامانی سلطان) کا پایۂ تخت تھا، یہاں کی مٹی سیاہ تھی گھر متعفن اور بازار چوڑے چکلے تھے، اس لحاظ سے یہ فسطاط سے مشابہ تھا، مکانوں کی تنگی، عمارتوں کی ساخت اور مضافات کی دل کشی میں یہ دِمشق سے ملتا جلتا تھا۔ یہ شہر ایک وسیع میدان میں واقع تھا اور اس کی آبادی ہر روز افزوں تھی، شہر کی فصیل کے پیچھے ایک قُہندز تھا جس میں شاہی خزانے اور قید خانے تھے، جامع مسجد شہر میں تھی، اس کے متعدد صحن تھے، نہایت صاف، شہر کی ساری ہی مسجدیں خوش نما اور شاندار تھیں، بازار عمدہ تھے، شہر کی فصیل سے باہر ایک دوسرا شہر تھا جس سے دس راستے نکلتے تھے، بادشاہ کا محل ایک کھلے میدان میں قُہندز کے سامنے واقع تھا، دریا شہر کو چیرتا ہوا نکلتا تھا، شہر میں بہت سے حوض تھے پانی میٹھے کنوؤں سے بھی لیا جاتا تھا، سیاح لکھتا ہے: "میں نے سارے ملک مشرق میں اس شہر سے زیادہ پھلتا پھولتا اور گنجان آباد کوئی دوسرا شہر نہیں دیکھا" پردیسیوں کے لئے مبارک تھا، کاروبار کرنے والوں کے لئے نہایت نفع بخش، یہاں کے کھانے لذیذ اور صحت بخش تھے، حمام صاف ستھرے، سڑکیں چوڑی، مکانات اور عمارتیں خوش نما تھیں، روزگار اور رزق آسانی سے مل جاتا تھا، پانی زود ہضم تھا، پھلوں کی بہتات تھی، مسجدیں نمازیوں سے بھری رہتی تھیں، علم و مناظرہ کی مجلسوں سے لوگوں کو خاص دلچسپی تھی، عام لوگ بھی فقہ اور ادب میں درک رکھتے تھے، جہاد کے ذریعہ تقرب خدا حاصل کرنے والے سرفروشوں کی تعداد بہت تھی، جہلاء اور اَن پڑھوں کی تعداد کم تھی، راسخ فی العلم

فضلا بہت تھے، وعظ گوئی خام علم لوگوں کی بجائے فقیہ و مفسر کرتے تھے، یہاں نہ خراج لیا جاتا تھا نہ عُشر، بادشاہ کے انصاف کی گود رعایا کے لئے کھلی ہوئی تھی اور سب امن و عافیت کی زندگی بسر کرتے تھے، ان خوبیوں کے ساتھ یہاں یہ خرابیاں تھیں:۔ مکانات تنگ تھے، آگ بہت لگتی تھی، شہر کے کوچے، گلیاں اور مکان پانی کی نکاسی کا صحیح انتظام نہ ہونے سے بدبودار تھے، مچھروں کی خوب تولید ہوتی تھی، گرمی و سردی دونوں سخت پڑتی تھی، کنوؤں کا پانی کھاری تھا، سرائیں اور آرام گاہیں تکلیف دہ تھیں، مکانوں کی قیمت بہت زیادہ تھی، امرد پرستی کا رواج تھا، باشندے خلیق و ملنسار نہ تھے، بہت سے ایسے لوگ باہر سے آگئے تھے جنہوں نے برائیاں پھیلانا شروع کردی تھیں، جو بد معاملہ تھے، اور نماز باجماعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، اس کے علاوہ شاہی دوستوں اور مقربوں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا تھا جو دیباج و ریشم پہنتا تھا، سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور دینی امور کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا[۱]،

۹۔ کُش :۔ بڑا شہر تھا، اس کے باہر یکے بعد دیگرے دو شہر آباد تھے، اندرونی شہر مع قُہندز کے اُجڑ چکا تھا لیکن اس کی جامع مسجد میں نماز ہوتی تھی، اس کے باہر والا شہر خوب آباد تھا، حکومت کے دفاتر اندرونی شہر سے باہر تھے، بازار بیرونی شہروں میں تھے، بخارا کے مکانوں کی طرح یہاں کے مکان بھی لکڑی اور مٹی سے بنائے گئے تھے، شہر سے ہو کر دو بڑی نہریں گذرتی تھیں، شہر ہر لحاظ سے اچھا تھا، بس خرابی یہ تھی کہ یہاں وبائیں پھیلتی رہتی تھیں[۲]

۱۰۔ نسف :۔ اس کو نخشب بھی کہتے تھے، عمدہ شہر تھا، اس کا قہندز ویران ہو چکا تھا، مگر فصیل سے باہر کا شہر جو ایک مسطح میدان میں واقع تھا خوب آباد تھا، شہر کو چیرتی ہوئی ایک نہر نکلتی تھی جس کے کنارہ حکومت کے دفاتر تھے، جامع مسجد بیرونی شہر میں بازاروں کے قریب تھی، یہاں عمدہ انگور خوب ہوتے تھے، اور دور دور تک لہلہاتے کھیت تھے، شہر عمدہ اور بڑا تھا مگر پانی کی قلت تھی، کیونکہ نہر کا پانی بعض اوقات ٹوٹ جاتا تھا، باشندے شوریدہ سر شریر مزاج تھے اور پولیس کے لئے موزوں تھے[۳]

۱۱۔ صَغَانِیان :۔ نہایت معمور و سرسبز صوبہ تھا جس کے صدر مقام کا نام بھی صَغَانِیان تھا، خدا

---

[۱] مقدسی ص ۲۸۰-۲۸۱ [۲] مقدسی ص ۲۸۲ [۳] مقدسی ص ۲۸۳

کی بہت سی نعمتیں اور سہولتیں یہاں موجود تھیں، علاقہ میں پینے کا پانی اُن دریاؤں سے آتا تھا جو جیحون میں گرتے تھے، سال کے بعض حصّوں میں جیحون میں باڑھ آجانے سے شہر کی رسد منقطع ہو جاتی تھی، صَغانیان کا علاقہ ترمِذ کے مضافات تک پھیلا ہوا تھا، اس علاقہ میں میدان اور پہاڑ دونوں تھے اس کی سرحد پر ایک ترکی قوم آباد تھی جس کو کمیجی کہتے تھے، علاقہ میں سولہ ہزار گاؤں تھے، اور جب بادشاہ وقت پر کوئی دشمن حملہ کرتا تو یہاں سے دس ہزار جوان مع جانوروں اور خرچ کے بطور کمک بھیجے جاتے تھے شہر کے بازار ڈھکے ہوئے اور خوش نما تھے، روٹی سستی تھی گوشت اور پانی افراط سے تھا، ہر گھر میں نہروں سے کاٹ کر بمبے لائے گئے تھے جن سے گھر کی ضرورت کے علاوہ گھر کے باہر کے باغ بھی سیراب ہوتے تھے، جامع مسجد بازار کے وسط میں تھی، سارے صوبہ اور شہر کے مضافات میں مرغزار اور پھل دار درختوں کے گنجان باغ تھے، یہاں مختلف قسم کے پرندے بھی تھے، جن کا شکار کیا جاتا تھا، اور جنگلی جانور کی شکارگاہیں بھی خوب تھیں، سردی کا موسم نہایت خوشگوار ہوتا تھا، بارش خوب ہوتی تھی اور جاڑوں میں پہاڑ برف سے ڈھک جاتے تھے، یہاں کی گھاس بہت اونچی اٹھتی تھی، اس قدر کہ گھوڑا مع سوار کے اس میں چھپ جاتا تھا، باشندے سنی تھے، پردیسیوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے، البتہ عالم کم تھے اور فقہا نہ ہونے کے برابر، اس صوبے کے سارے ہی شہر، قصبے اور گاؤں آباد، سرسبز اور خوش آیند تھے[1]۔

جیحون پر واقع ہونے والے علاقے

دریائے جیحون ملک مشرق کو پھاڑتا ہوا نکلتا تھا اور بحیرہ خوارزم میں گرتا تھا، اس پر متعدد صوبے اور شہر آباد تھے اس سے بہت سی شاخیں نکلتی تھیں اور چھ دریا اس میں گرتے تھے۔

صوبے:- خوارزم - قوادیان - خُتّل -

ضلعے:- ترمِذ - کالِف - نویدہ - زمّ - فِرَبر - آمُل -

---

[1] مقدسی ص ۲۸۳

خوارزم

یہ صوبہ دریائے جیحون کے دونوں بازوؤں پر پھیلا ہوا تھا، اس کا سب سے بڑا شہر اور صدر مقام علاقۂ ہیطل والے، بازو پر تھا اور دوسرا صدر مقام علاقۂ خراسان والے بازو پر تھا - ان دونوں شہروں کے باشندے زبان، رسم و رواج، عادات و اخلاق میں ایک دوسرے سے مختلف تھے، اس لمبے چوڑے صوبہ میں بہت سے شہر آباد تھے جن کے مکانات بازنطینی طرز پر قطار اندر قطار بنائے گئے تھے، اور یہی انداز باغوں کا بھی تھا - یہاں عرق انگور نکالنے کے کثرت سے کولھو تھے، لہلہاتے کھیت شاداب باغ اور پھل خوب تھے، اور ضروریات زندگی بہتات کے ساتھ مہیا تھیں، تجارت نفع بخش تھی، باشندے تیز فہم تھے، علم و ادب کا چرچا تھا، سیاح لکھتا ہے؟ میں نے فقہ، ادب اور قرآن کا کوئی معمولی امام بھی ایسا نہ دیکھا جس کا کوئی خوارزمی شاگرد نہ ہو اور جس نے شہرت اور مرتبہ حاصل نہ کیا ہو" بایں ہمہ یہ لوگ روکھے تھے، نہ خوش زبان تھے، نہ خوش لباس، نہ خوش مذاق، نہ خوش اخلاق، ان کی روٹی چھوٹی، اور فرسخ بڑے تھے - خدا کی نوازش سے سارا ملک زرخیز اور ارزاں تھا، قرآن نہایت صحیح پڑھتے تھے، یہاں خوب ضیافتیں ہوتی تھیں، اور لوگ خوش خوراک تھے وہ نہایت بہادر بھی تھے اور لڑائی میں بے جگری سے لڑتے تھے، خوارزم کی لمبائی ایک سو چالیس میل اور اسی قدر چوڑائی تھی - مکان قطار اندر قطار تھے، نہریں اور دریا پانی سے خوب بھرے رہتے تھے، بکریاں بہت پالی جاتی تھیں اور مچھلیاں خوب کھائی جاتی تھیں - اس کا سب سے بڑا صدر مقام جو جیحون کے ہیطل والے علاقہ میں واقع تھا کاث تھا اور دوسرا صدر مقام جس کا محل وقوع علاقہ خراسان میں تھا جرجانیہ کہلاتا تھا[۱]

کاث

اس کو شہرستان بھی کہتے تھے دریائے جیحون کے شرقی کنارہ پر واقع تھا، جامع مسجد بیچ

---

[۱] مقدسی صفحہ ۲۸۴

بازار میں تھی، اس کے ستون سیاہ پتھر کے قدِ آدم اونچے تھے جن پر لکڑی کے ستونوں کی ایک اور قطار تھی، حکومت کے دفتر شہر کے وسط میں تھے، یہاں ایک قلعہ بھی تھا جو دریا کی باڑھ سے اجڑ گیا تھا، شہر سے کئی نہریں گذرتی تھیں، عمدہ جگہ تھی، علماء اور ادیب موجود تھے، ذرائع معاش آسان تھے، وزوریات زندگی مہیا تھیں، تجارت فروغ پر تھی، معمار نہایت ماہر تھے، قرآن خواں اہلِ عراق سے زیادہ صحیح اور پُر الحان قرأت کرتے تھے، باشندوں کی شکل وصورت اچھی تھی اور معلومات وسیع تھے، شہر طغیانی کی زد میں رہتا تھا، جلد جلد باڑھ آنے سے آبادی کنارہ سے برابر دور ہوتی جارہی تھی، شہر اَردَبیل[1] سے زیادہ گندا تھا، بہت سی نالیاں سڑکوں پر کھلتی تھیں، زیادہ تر لوگ راستوں پر قضائے حاجت کرتے تھے، پاخانہ اور کوڑا گڑھوں میں بھر دیتے اور پھر اس کو شہر کے باہر ڈلوا دیتے تھے، سڑکوں پر گندگی کی ایسی ریل پیل تھی کہ پردیسی صبح کا اجالا ہونے سے پہلے باہر نہیں نکل سکتا تھا، باشندے گندگی کو روندتے ہوئے مسجدوں میں چلے جاتے تھے، ناشایستہ، کج خُلق اور پُرخور تھے، باہر کے آدمی کا دل اس شہر میں نہیں لگتا تھا۔[2]

جُرجانیہ

یہ جیحون کے غربی کنارہ پر خوارزم کا دوسرا صدر مقام تھا، دریا ہر طرف سے شہر کو چھوتا ہوا گذرتا تھا، حکومت نے لکڑی اور ایندھن کے ڈاموں سے دریا کا رخ مشرق کی طرف پھیر دیا تھا اور اب وہ صرف ایک طرف سے شہر کو چھوتا ہوا گذرتا تھا، دریا سے نئی نہریں کاٹ کر نکالی گئی تھیں۔ شہر تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا تھا، شہر کے ایک دروازہ پر جس کا نام باب الحجاج تھا خلیفہ مامون نے ایک محل بنوایا تھا جس کا دروازہ حسن ودلربائی میں سارے خراسان میں بے نظیر تھا، مامون کے لڑکے علی نے اس محل کے سامنے ایک دوسرا محل تعمیر کرایا تھا جس کے سامنے ایک بڑا میدان بخارا کے میدان سے مشابہ تھا، اس میدان میں بکریاں بیچی جاتی تھیں۔[3]

---

[1] اَردَبیل۔ صوبۂ آذربیجان کا ایک مشہور شہر تھا۔ [2] مقدسی ص ۲۸۷-۲۸۸ [3] مقدسی ص ۲۸۹